ثانوی اور اعلیٰ درجوں کے نصاب برائے اُردو کا تجزیہ

ڈاکٹر زینت افشاں
Dr. Zeenat Afshan

Abstract:

Curriculum is considered very significant for the students of any level. Unless the curriculum is comprehensive and up to the level, it fails to achieve the desired results.The present study deals with the analysis of Urdu curriculum at secondary and higher secondary levels. In this article, it is attempted to find out the reasons that how Urdu curriculum is not according the mental level of the students? Why the present curriculum is not fulfilling the moral requirements of the students? What could be the suggestions and recommendations in this regard? How to improve the present curriculum to meet the present day requirements at national level.

یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ طلبہ و طالبات کسی بھی درجے کے ہوں ان کے لیے نصاب بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ نصاب جہاں طلبہ و طالبات کی ذہنی سطح کے مطابق ہونا چاہیے وہاں اخلاقی تربیت کے حوالے سے بھی اس کی بعض ناگزیر حدود و قیود ہیں جن کی پاسداری کے بغیر اسے مناسب، مفید اور مؤثر قرار نہیں دیا جا سکتا۔

دُنیا بھر کی ترقی یافتہ قومیں کسی نہ کسی نسبت سے ہمارے لیے مثالیے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہم بعض اوقات کچھ جائز تعصّبات اور کچھ ناجائز کے سبب ترقی یافتہ قوموں کو مکمل طور پر رول ماڈل تو قرار نہیں دیتے مگر اس حقیقت سے بھی انحراف ممکن نہیں کہ ترقی یافتہ قوموں نے تعلیم و تحقیق کے میدان میں جو سنگ ہائے میل عبور کیے ہیں وہ اپنی جگہ نہ صرف یہ کہ اہم ہیں بلکہ لائقِ تقلید بھی ہیں۔ خاص طور پر طلبہ و طالبات کے مختلف مدارجِ تعلیم کے لیے ان کی ذہنی سطحوں کا خیال رکھتے ہوئے جس طرح سے نصاب وضع کیے ہیں وہ یقینا مثالی ہیں۔ ہمارے ہاں جس طرح باقی شعبوں میں بہتری کی رفتار بے حد درست ہے اسی طرح مذکورہ میدان میں بھی ہماری کاوشیں کچھ زیادہ قابلِ ستائش نہیں ہیں۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، فاطمہ جناح یونیورسٹی، راولپنڈی

ہمارے ہاں بچوں کی تعلیم وتربیت بُری طرح نظر انداز کیے جانے والے شعبوں میں شمار ہوتا ہے۔ظاہر ہے اس کے نتیجے میں قومی تعمیر وترقی کا شعبہ پس ماندگی سے ہی ہم کنار ہوتا چلا آ رہا ہے۔ثانوی اوراعلیٰ ثانوی درجے کے اردو کے نصاب کا سرسری سا مطالعہ کر کے دیکھنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ آیا ان دونوں درجوں کی چار جماعتوں کا نصاب طلبہ وطالبات کی ساخت پرداخت کے ضمن میں مطلوبہ نتائج دے رہا ہے یا نہیں۔

(۱)

اردو برائے جماعت نہم

میٹرک (ثانوی) کے پہلے مرحلے یعنی نویں جماعت کی کتاب کا تجزیہ کرتے ہیں۔ مذکورہ کتاب پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور نے شایع کی ہے۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن پیشِ نظر ہے جو ۲۰۱۶ء میں شایع ہوا۔

نثری حصے کے اسباق سے قبل مصنّفین کا تعارف دیا گیا ہے۔ یہ تعارف انتہائی مشکل زبان اورثقیل اسلوب کا حامل ہے۔ بچوں کو امتحانات میں مصنّفین کا تعارف یاد کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ دورانِ تدریس بھی بچے تعارفِ مصنّفین جو کہ محض ایک نمبر کا سوال ہوتا ہے کے لیے شش و پنج میں مبتلا رہتے ہیں کہ کیسے یاد کیا جائے۔ اگر مصنّفین کا تعارف مختصر اور سلیس ہو تو بچے مصنّفین سے واقف بھی ہو جائیں گے اوران کے حالات پر آنے والا سوال بھی آسانی سے حل کرسکیں گے۔

ایک سبق لہو اور قالین (ڈرامہ) جو مرزا ادیب کی تحریر ہے وہ بھی انتہائی مشکل اورطویل ہے۔آٹھ صفحات پر مشتمل اس سبق کی تدریس،تفہیم اور مشقی سوالات مشکل ہیں۔اس کے بجائے کوئی اور ڈرامہ یا مختصر مناظر کسی ڈرامے سے شامل کیے جاسکتے ہیں تاکہ بچے آسانی سے سمجھ سکیں۔

حصہ شاعری میں بھی شعرا کا تعارف طویل اورنویں جماعت کے طلبا کی سطح سے مشکل ہے۔ اسی طرح نصاب میں موجود خواجہ حیدر علی آتش کی غزل بچوں اور خصوصاً بچیوں کے لیے تدریسی معیار پر پورا نہیں اترتی کیونکہ اس میں مکمل مضامینِ عشق مجازی پائے جاتے ہیں۔بچیاں جماعت کے کمرے میں استانی سے سوال کرنے سے بھی شرماتی ہیں اوراساتذہ کے لیے تشریح وتوضیح بھی مشکل ہوجاتی ہے۔اس غزل کا مقصد استعارے کی مثال واضح کرنا ہے جبکہ آتش کی یا کسی بھی اورشاعر کی کوئی معیاری اورغیر مہمل غزل شاملِ نصاب ہونی چاہئے۔غزل میں برہمن، بت، زنخداں، دل ڈبویا وغیرہ جیسے الفاظ بھی شامل ہیں جن کی تشریح نویں جماعت کے کچے ذہن کے بچوں پر اچھا تاثر نہیں ڈالتی۔روایتی عشق ومحبت کے موضوعات پر مشتمل یہ غزل اگر تبدیل کردی جائے تو بہتر ہے۔آج کی زبان آسان اوراسلوب سادہ ہونا چاہئے تاکہ سائنسی مضامین پر توجہ مرکوز کرنے والے بچوں کو کم وقت میں تیاری کا موقع مل سکے۔یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ نصاب اچھا خاصا طویل ہے جبکہ پڑھائی اگست میں شروع ہوتی ہے اور دسمبر میں

داخلے اور فروری میں بچے امتحانات کی تیاری کے لیے اسکول سے فارغ کر دیے جاتے ہیں۔ بی پیپر کی تیاری میں انھیں وقت درکار رہتا ہے اس لیے اے پیپر کے نصاب کو مختصر کر کے بی پیپر کی تیاری کے لیے وقت دیا جائے۔

(۲)

اردو برائے جماعت دہم

میٹرک (ثانوی) کے دوسرے درجے یعنی دسویں جماعت کی کتاب کا جائزہ لیتے ہیں۔ پیشِ نظر کتاب پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور نے شایع کی ہے۔ یہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہے، جو ۲۰۱۶ء میں شایع ہوا ہے۔

مصنّفین کا تعارف انتہائی مشکل اور طویل ہے۔ پہلا مضمون جو مرزا محمد سعید پر شاہد احمد دہلوی کی تحریر ہے انتہائی مشکل اور ثقیل ہے۔ بچے یقیناً اس کی تدریس سے بیزار ہوتے ہیں۔ ان کی بجائے کسی اور مشہور شخصیت جس کو بچے جانتے ہوں پر مضمون دیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ مضمون نظریہ پاکستان بھی مشکل زبان اور انداز پر مشتمل ہے۔ انہی موضوعات پر قدرے آسان انداز میں لکھے ہوئے مضامین شامل کیے جائیں تو بہتر ہوگا۔ ایک اور مضمون اردو ادب میں عید الفطر خالصتاً ادبی نوعیت کا ہے تدریسی نہیں۔ یہ مضمون بھی انتہائی مشکل ہے۔ اس مضمون میں بھی اصطلاحات اور مشکل الفاظ کی بھرمار ہے۔ بچے اس ادبی اسلوب اور لفاظی پر مشتمل مشکل مضمون کو بھی آسانی سے نہیں پڑھتے۔ سوانحی تعارف آسان اور مختصر کیا جائے۔ اسباق میں دیے گئے مشقی سوالات بھی یکسانیت کا شکار ہیں۔ مشقی سوالات آسان اور مختصر ہونے چاہئیں۔ افسانہ مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ جو سجاد حیدر یلدرم کی تحریر ہے دس صفحات سے بھی طویل ہے۔ یہ مشکل اور طویل افسانہ اگر کسی مختصر اور آسان زبان کے حامل افسانے سے تبدیل کر دیا جائے تو بہت اچھا ہوگا۔ حکیم محمد سعید کا سفرنامہ استنبول کی جگہ ابنِ انشا یا کسی اور شخصیت کا کوئی سفرنامہ شامل کیا جائے تو بہتر ہوگا کیونکہ یہ بھی انتہائی دقیق سبق ہے۔ خطوطِ رشید احمد صدیقی بھی انتہائی مشکل اسلوب کے حامل ہیں۔ ان کی بجائے ابوالکلام آزاد یا کسی اور شخصیت کے ایسے خط شامل کیے جائیں جو آسان اور عام فہم ہوں۔

حصہ نظم میں شامل بہادر بچے ایک گیت جو ناصر بشیر نے لکھا ہے سانحہ پشاور کے تناظر میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کی بجائے بھی کسی معروف اور بڑے شاعر کی کوئی نظم یا امن وامان کے پرچار پر مشتمل کوئی گیت شامل کیا جا سکتا ہے۔ اس گیت کے مضامینِ شعر بھی بہت سطحی ہیں۔ اس کی بجائے کشمیر پر کوئی نظم یا امنِ عالم کے حوالے سے کسی بڑے شاعر کا کلام دیا جانا چاہیے۔ اسی طرح نظم اونٹ کی شادی اور مال گودام روڈ بھی اضافی محسوس ہوتی ہیں جو بچوں کے ذہنی میلان سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ حصہ غزل میں جگر اور فراق کی غزلیں بھی بالکل ایک جیسے موضوع پر ہیں اور زبان بھی مشکل ہے۔ ان کی بجائے منیر نیازی، مجید

امجد یا پروین شاکر کی غزلیں شامل کر لی جائیں تو بہتر ہے۔ بچوں کو ایسا نصاب چاہیے جو کم وقت میں تیار ہو سکے اور امتحانات میں اچھے نمبر لے سکیں۔

(۳)

اُردو برائے گیارہویں جماعت

انٹرمیڈیٹ (اعلیٰ ثانوی) کے پہلے درجے یعنی گیارہویں جماعت کی کتاب کا تجزیہ کرتے ہیں۔ پیشِ نظر کتاب وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ اسلام آباد نے شایع کی ہے۔ یہ اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن ہے جو ۲۰۱۶ء میں شایع ہوا۔

سرمایۂ اردو کے نام سے یہ کتاب ۲۰۰۴ء میں مرتب کرائی گئی تھی۔ تیرہ برس پرانے اس نصاب میں کئی تبدیلیوں کی گنجائش ہے۔ سرسید کا مضمون اپنی مدد آپ کی بجائے کوئی اور آسان مضمون شامل ہونا چاہیے۔ روزمرہ و محاورہ بھی ایک مشکل زبان و اسلوب پر مشتمل تحریر ہے اسے بھی کسی آسان مضمون سے بدلنا چاہیے۔ سنہ جو مشتاق احمد یوسفی کا مضمون ہے اس کی بجائے یوسفی صاحب کا کوئی آسان مضمون شامل کیا جانا چاہیے یہ بھی مشکل اور تاریخ و اصطلاحات سے بھرا پڑا ہے۔ ایک نامور مسلم سائنس دان مضمون حمید عسکری کی تحریر ہے جو انتہائی مشکل اور غیر ضروری ہے۔ ایسے مضامین بچے انگریزی زبان میں بھی پڑھتے ہیں اور اس میں شامل مشکل الفاظ، اصطلاحات اور تاریخی واقعات مضمون کو انتہائی بوجھل کر دیتے ہیں۔ ایک مضمون جو مولفین نے نشہ بازی کی لعنت کے موضوع پر تحریر کیا ہے ۱۹۸۹ء کے حقائق و اعداد و شمار پر مشتمل ہے۔ اس مضمون کو نکالنا چاہیے یا نئے اعداد و شمار کے مطابق عصرِ حاضر سے مربوط کیا جانا چاہیے۔ حصہ نثر میں ۲۱ مضامین ہیں اور یہ بہت طویل نصاب بنتا ہے۔

حصہ نظم میں ۱۲ نظمیں اور حصہ غزل میں ۱۴ غزلیں شامل ہیں۔ حصہ نظم و غزل بہت مختصر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس حصے میں مشکل نظمیں اور غزلیں شامل ہیں۔ اقبال کی نظم خطاب بہ جوانانِ اسلام بہت مشکل ہے۔ اسی طرح شعرا کی دو دو غزلوں کی بجائے ایک ایک غزل ہی دی جائے تو بہتر ہے۔ ظفر علی خان کی نظم مستقبل کی ایک جھلک نکال دینی چاہیے بہت مشکل ہے۔ حصہ غزل میں میر کی غزلیں بے شک دونوں شامل ہوں لیکن باقی شعراء کی ایک ایک غزل نکال دی جائے تاکہ بچوں کو طویل نصاب کی دقت سے بچایا جائے۔ احمد ندیم قاسمی کی دونوں غزلوں کا موضوع ایک ہی ہے۔ شعرا کا تعارف بھی مشکل اور زیادہ دیا گیا ہے۔ سوالات کے جوابات میں بہت محنت اور وقت درکار ہوتا ہے۔ بچوں کو نصابی، غیر نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں میں وقت تقسیم کرنا پڑتا ہے۔ سال بھر میں بچوں کو صرف چار پانچ ماہ ہی پڑھائی کرائی جاتی ہے۔ بی پیپر کو دس فی صد بھی وقت نہیں ملتا کیونکہ نصاب طویل ہونے کی وجہ سے اے پیپر بہت وقت لے جاتا ہے۔ نصاب کو متوازن ہونا چاہیے۔ شخصیات کا تعارف ادبی کی بجائے آسان زبان میں لکھا جانا چاہیے۔ کچھ نظمیں اور غزلیں استادوں کے لیے پڑھانی مشکل ہیں اور نوجوان

بچوں اور بچیوں کے لیے موضوعات کا چناؤ احتیاط کا متقاضی ہے۔ اسباق کے ساتھ فرہنگ بھی شامل ہونی چاہئے جیسے بارھویں جماعت کی کتاب میں ہے۔

(۴)

اُردو برائے بارہویں جماعت

انٹرمیڈیٹ (اعلیٰ ثانوی) کے دوسرے درجے یعنی بارہویں جماعت کی کتاب کا جائزہ لیتے ہیں۔ پیشِ نظر کتاب وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ اسلام آباد نے شایع کی ہے۔ یہ کتاب کا چوتھا ایڈیشن ہے جو ۲۰۱۶ء میں شایع ہوا۔

۲۰۰۴ء میں مرتب ہونے والا یہ انتہائی مشکل نصاب ہے۔ اسلوب ادبی اور بوجھل ہے۔ بچوں کو شخصیات کے تعارف کے حوالے سے تاریخ کی سمجھ بوجھ ہو تو ہی سبق پڑھنے میں آسانی ہوگی۔ تاریخی اداروں، واقعات اور حقائق کے حوالے سے سبق میں موجود چیزوں کی نشاندہی یا ورقی تفصیل کے طور پر دی جانی چاہئے۔ سوانح اور شخصیت کے حوالے سے دونوں مضمون جو مرزا فرحت اللہ بیگ اور چراغ حسن حسرت کے ہیں انتہائی ثقیل ہیں اور انھیں نصاب سے نکالنا چاہئے۔ ان کی جگہ اور آسان اسباق شامل کیے جاسکتے ہیں۔ تارڑ صاحب کا سفرنامہ وادیٔ ہنزہ کا چراغاں بھی انتہائی مشکل تحریر ہے۔ ان کی بجائے کسی اور ادیب کا سفرنامہ یا تارڑ کا ہی کوئی آسان زبان پر مشتمل سفرنامہ شامل کیا جاسکتا ہے تاکہ طالب علم آسانی سے سفرنامے اور سوالات کو سمجھ سکیں۔ سان فرانسسکو ایک سفرنامہ ہے جو بیگم اختر ریاض الدین کا لکھا ہوا ہے، اس سفرنامے میں بھی تاریخی اور مغربی واقعات کی بھرمار ہے۔ اس کی بجائے کوئی حجاز کا سفرنامہ یا ایسا جو بچے آسانی سے سمجھ سکیں، شامل کیا جانا چاہئے۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی کے موضوع پر لکھا گیا غلام رسول مہر کا مضمون طلبا کی سطح سے انتہائی مشکل ہے۔ اس مضمون کی بجائے تصوف یا پاکستان کے صوفیا کے تعارف اور فلسفے کے حوالے سے آسان زبان میں لکھا ہوا کوئی مضمون شامل ہونا چاہئے۔ یہ مضمون قومی یکجہتی اور صوفیا کے پیغام کی مناسبت سے ہونا چاہئے۔ ظہیر الدین بابر مضمون محمد حسین آزاد کا لکھا ہوا شاملِ نصاب ہے۔ یہ مضمون بھی انتہائی مشکل ہے اور رموز و اوقاف کے لیے شامل کیا گیا ہے۔ اس کی بجائے مقدمہ شعر و شاعری سے یا آزاد ہی کے کسی آسان مضمون کو لیا جاسکتا ہے۔ مضمون سائنس کا ارتقا بھی بہت مشکل ہے اور اس کی بجائے کوئی اور مضمون شامل ہونا چاہئے۔

حصہ نظم میں منظومات بہت زیادہ ہیں۔ ''اے نسیم بہشت'' جام درک کی بلوچی نظم کا ترجمہ ہے اس میں بھی مشکل مضامین اور الفاظ شامل ہیں۔ اگر منظوم ترجمہ شامل کرنا ہی ہے تو اس کی بجائے کسی اور شاعر کا ترجمہ شامل کیا جائے جو آسان ہو۔ احسان دانش کی نظم آزادی چار صفحات پر مشتمل ہے اس کے کچھ بند شامل کیے جائیں یا نکال دی جائے۔ اس نظم میں خیالات کا تواردا اور دہرائی زیادہ ہے۔ مزاحمتی رویے کی تشریح مشکل ہے۔ نظمیں ہری بھری فصلو اور کرسی نامہ بھی مشکل ہیں۔ خصوصاً کرسی نامہ مزاحیہ نظم

ہے جو براہ راست جمہوریت پر تنقید ہے اور اس کی تدریس بھی سیاسی موضوعات کا شکار ہو جاتی ہے۔

نظم رات اور ریل بھی انتہائی پرانی اور عہدِ حاضر سے غیر متعلقہ ہے۔ غزلوں میں فراق اور تابش دہلوی کی غزلیات زائد ہیں۔ مصحفی کی دونوں غزلوں کا موضوع اور اسلوب ایک ہی ہے۔ دو دو کی بجائے ایک ایک غزل ہی نصاب میں شامل ہو تو بہتر ہے۔ مثلاً عشقیہ اور ہجر و وصال کے موضوعات کو پڑھانا خاص طور پر لڑکیوں کو بہت مشکل ہے۔ استانیاں کئی بار بچیوں کے سوالات پر لا جواب ہو جاتی ہیں کیونکہ ہماری غزل کے اشعار میں ایسے مضامین ہوتے ہیں۔ غزلیں طویل اور مشکل ہیں۔ شعرا کی دو دو کی بجائے ایک ایک غزل ہی کافی ہوگی۔ نصاب کو مختصر کیا جائے۔ یہ کتاب ۲۵۰ صفحات سے بھی زیادہ ہے اور چند ماہ کی پڑھائی میں نصاب مکمل کرنا اور اس کو دہرانا ممکن نہیں نیز بی پیپر بھی وقت اور توجہ کا متقاضی ہوتا ہے۔ بعض اوقات کتابیں بھی تاخیر سے شائع ہو کر بچوں کی دسترس میں آتی ہیں اس لیے نصاب کو بہت کم کرنا چاہیے۔

تجویز ہے کہ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے تمام نصاب انتہائی ضخیم اور مشکل ہیں لہٰذا ان کو مختصر کیا جائے اور آسان اسلوب میں ڈھالا جائے تاکہ مستقبل کے معمار اردو سے محبت اور دلچسپی قائم رکھیں نہ کہ سرے سے اس کے باغی ہو جائیں۔ بہتر ہے کہ چاروں جماعتوں کی اردو کے نصاب کو نئے سرے سے مرتب کیا جائے۔ اس سلسلے میں بے حد قابل اساتذہ اور ماہرین کی خدمات حاصل کی جائیں۔ ان ماہرین کو نصاب سازی کے سلسلے میں ن تمام ضروری سہولتیں فراہم کی جائیں۔

حوالہ جات

۱۔ اردو برائے جماعت نہم : مؤلفہ مجلس مرتبین برائے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ: لاہور، چودھری غلام رسول اینڈ سنز: اشاعت اوّل: ۲۰۱۶ء۔

۲۔ اردو برائے جماعت دہم: مؤلفہ مجلس مرتبین برائے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ: لاہور، علمی کتب خانہ: اشاعت اوّل: ۲۰۱۶ء

۳۔ سرمایۂ اردو برائے جماعت گیارہویں: مؤلفہ مجلس مرتبین برائے وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ: اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن: اشاعت سوم: ۲۰۱۶ء

۴۔ سرمایۂ اردو برائے جماعت بارہویں: مؤلفہ ڈاکٹر محمد صدیق شبلی :اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن: اشاعت چہارم: ۲۰۱۶ء